# مشکلیں مجھ پر پڑیں اتنی

عفت سحر پاشا

اب تو ان سب پر مجھے زبردستی ازمیر بٹ کے دل میں ''گھسانے'' کا جنون سوار ہو گیا۔یہ تو صاف ظاہر تھا کہ وہ محض میری شکل و صورت سے متاثر ہونے والا نہیں تھا اور میک اَپ اُسے ویسے ہی پسند نہیں تھا۔سو اب کیا کیا جائے۔

وہ ساری سر جوڑ کے بیٹھی تھیں اور میں سرد آہ پہ آہ بھرے جا رہی تھی۔

کس قدر مشکل طبیعت کا مالک ہے یہ ازمیر بٹ فائقہ نے جل کر کہا تو میں نے تصحیح کی۔

''بھائی جان۔۔۔ ''

تمھارا۔۔؟''مانو نے دانتوں تلے اُنگلیاں دبائیں تو زرمینہ چیخ اُٹھی کیونکہ وہ ناتواں اُنگلیاں اسی کی تھیں جو اب فگار حالت میں تھیں۔

''اللہ نہ کرے۔''میں ہول اُٹھی بھائی ہو گا وہ تمھارا میری تو صرف جان۔۔۔ ''

بے حد دل سے کہا تو ان کی ہنسی چھوٹ گئی۔

''کمبختو ہنسو مت اور مجھے ازمیر بٹ کے دل میں اُترنے کا راستہ بتاؤ۔ ''

میں اِن دنوں بے حد دکھی ہو رہی تھی۔

شوہر کے دل میں اُترنے کا راستہ اُس کے معدے سے ہو کر گزرتا ہے''یہ چڑیا تھی۔ ''

میری ماں جائی ے عنی میری اپنی ذاتی سگی بہن اور اس قدر تخریب کارانہ بیان۔

سب کی آنکھیں چمکیں تو مجبوراً مجھے آنکھیں دکھانا پڑیں۔"خبر دار۔۔۔مجھے کوئی آسان بلکہ شارٹ کٹ بتاؤ۔۔"

"بے وقوف۔سب سے آسان راستہ یہی ہے۔یعنی معدے والا۔"

فائقہ نے سمجھایا۔

مگر کچن کا نام سنتے ہی مجھے تو رونا آنے لگا۔

مجھے کوئی ٹفن باکس لے اس کے دل میں نہیں اُترنا اور نہ ہی پکنک منانے جانا ہے۔بس اس کے دل پہ" کنڈا "ڈالنا ہے۔"

دل ہے یا واپڈا کا کھمبا۔"مانو چمک کر بولی۔"

دیکھو فی الحال تو میں کچن میں کام والی افورڈ کر سکتی ہوں یہ مینا ہے نا کونسا اس کی شادی ہو چلی ہے۔دو چار سال اور انتظار کر لے تو شادی کے بعد میرا کافی عرصہ سکون سے گزر سکتا ہے۔

میں نے انھیں اطمینان دلایا تو زرمینہ نے فائلر مجھے چبھویا۔مجبوراً مجھے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگنی پڑی بلکہ اسی وقت "کابینہ" کے اجلاس میں یہ فیصلہ ہو گیا کہ میں ازمیر بٹ کو اپنے ککنگ کے نت نئے کرشموں سے متاثر کرنے کی کوشش کروں گی۔

شروع کہاں سے کیا جائے۔ایک تو یہ اتنی نکمی سوائے گلاس میں پانی ڈالنے کے اسے کچھ "
آتا ہی نہیں۔"

اب سب کو نئی فکر لگی۔مجھے مائنڈ کرنا چاہیے تھا مگر چونکہ یہ ایک کڑی حقیقت تھی اُس لیے میں دبکی رہی پھر طے ہو گیا کہ صبح ازمیر بٹ کو ناشتہ میں بنا کر دوں گی۔

"سب سے آسان تو انڈہ پکانا ہی ہے۔فرائی ایگ بھائی کو پسند بھی ہے۔"

زرمینہ نے سب سے آسان ڈش بتائی تو میں بمشکل ہنسی۔

"ارے واہ۔۔۔انڈہ بنانا ہے۔۔بھئی بنے بنائے کو کیا بنانا۔"

"تم وہ بھی کر لو تو غنیمت ہے۔"

زرمینہ نے طنز کیا تو میں کھسیا کر رہ گئی۔

اگلی صبح۔۔۔بلکہ کافی صبح کسی نے کافی بد تمیزی سے میرے منہ سے کمبل کھینچا "کیا ہے۔۔۔؟"

میں نے عین سر پر جلتی ٹیوب لائٹ سے بچنے کے لیے بازو آنکھوں پر رکھے اور حسبِ استطاعت دھاڑی۔"اُٹھ جاؤ انڈہ بُلا رہا ہے۔سیٹی بجا رہا ہے۔"فائقہ میرے کان میں گنگنائی تھی۔

"سحری کھانی ہے ازمیر بٹ نے۔

میں نے تلملا کر اسے گھورا تو اُس نے ٹائم پیس اُٹھا کر میری آنکھوں کے سامنے نچایا۔

ساڑھے سات بج رہے ہیں آٹھ بجے تک ناشتہ تیار ہونا چاہیے کیونکہ ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے اسے آفس پہنچنا ہوتا ہے۔"

"اوہ نو۔۔۔"میں روہانسی ہونے لگی۔

بی اے کے ایگزامز کے بعد رزلٹ تک میں نے مزے ہی مزے سوچے ہوئے تھے۔یہ افتاد تو ذہن میں کہیں بھی نہیں تھی۔

فائقہ اور زرمینہ نے ہی مجھے پکڑ دھکڑ کے منہ پہ پانی کا ایک آدھ چھینٹا ڈالا اور ساتھ ساتھ غیرت بھی دلائی۔منگیتروں کے لیے لڑکیاں کیا کچھ نہیں کرتیں۔ایک تم ہو جو صبح ساڑھے سات بجے ایک انڈہ فرائی نہیں کر سکتیں"

کتنے ارمانوں سے میرے بھائی نے تمھیں "خاتون کا دستر خوان" اور "کھانہ خزانہ"گفٹ کی تھی۔"

"اور تم لوگ کہاں جا رہی ہو ؟"میں انھیں کچن سے پلٹتے دیکھ کر گڑبڑائی۔

"سونے۔"وہ دانت نکالتے مجھے زہر لگیں۔

اور پھر میں تھی اور کچن کی تنہائی۔

سوئے ذہن اور بند ہوتی آنکھوں کے ساتھ میں نے فرائی پین چولہے پر رکھا اور نیچے آگ جلا دی۔

تھوڑی دیر آگ جلتی رہی پھر مجھے خیال آیا کہ میں نے فرائنگ پین میں انڈہ تو ڈالا ہی نہیں۔ اپنی عقل کو کوستے ہوئے فریج میں سے انڈہ نکالا اور ذہن کو حاضر ناظر کرتے ہوئے زرمینہ کی ہدایت کے مطابق فرائنگ پین میں "جی بھر کے" تیل ڈالا۔

زرمینہ نے شاید چمچہ بھر کر کہا تھا۔"مجھے خیال گزرا۔اگلے پانچ منٹ میں نے انڈہ توڑنے " کے لیے کوئی ہتھیارڈھونڈنے میں لگائے پھر یہ فریضہ چھری سے سر انجام دیا اور اللہ کا نام لے کر اپنی طرف سے بہت احتیاط سے انڈہ فرائی پین میں ڈال دیا لیکن شائد کچھ اُونچائی سے ڈالا تھا اُس لیے نا ہنجار کوکنگ آئل تڑپ کر میرے پیر پر آ گرا۔اب میں پورے کچن میں ناچ رہی تھی اور انڈہ فرائی پینگ میں۔

خیر جو بھی تھا اُب سر پہ پڑی مصیبت کاٹنی تو تھی نا۔

ادھر انڈہ تڑپ تڑپ کر ٹھنڈا ہو چکا تھا۔بس اس کی ہلکی ہلکی آہیں کراہیں جا رہی تھیں (میری طرح)۔

میں نے چمچے سے اسے گھسیٹ گھساٹ کے پلیٹ میں منتقل کر ہی لیا۔(اللہ تیرا شکر)انڈہ فرائی کرنے کے بعد میرے حوصلے کافی بلند ہو چکے تھے۔میں نے جذبات میں آکر ٹوسٹر میں ڈبل روٹی کے دو سلائس بھی ڈال دیے۔

"آج میں ازمیر جان کو اپنے ہاتھوں سے ناشتہ کراؤں گی۔ "

اور یہ خیال اس قدر خوش کُن تھا کہ میں کچھ زیادہ ہی دیر کے لیے اس میں کھوئی رہی اور جب ٹوسٹر سے توس باہر نکالے تو وہ جل چکے تھے میں نے جلدی سے دوسرے توس ٹوسٹر میں ڈالے اور فریج میں سے دودھ نکال کر گلاس میں ڈالا اور مائیکرو ویو میں گرم ہونے کو رکھ دیا۔

اس کام سے فارغ ہونے کے بعد مجھے خیال آیا کہ فریج میں سے مارجرین تو نکالا ہی نہیں ۔اس "نکالا نکالی" میں دوسرے توس بھی حسبِ توفیق سیاہ پڑ چکے تھے۔

"یا اللہ۔۔۔"میں روہانسی ہو گئی۔

ادھر سے ازمیر بٹ کی ناشتے کے لیے پکار سنائی دے رہی تھی۔وہ زرمینہ کو آواز دے رہا تھا ۔اچھی طرح غورو فکر کے بعد پھر میں نے نسبتاً کم کالے توس اُٹھا کر پلیٹ میں رکھے اور پلیٹ اُٹھا کر چل دی۔

" مینا کدھر ہے؟ "

اُس نے مجھے گھورا تو میں نے ٹرے اس کے سامنے ٹیبل پر رکھتے ہوئے سفید جھوٹ بولا۔

وہ سو رہی ہے۔"حسبِ توقع اُس نے تیوری چڑھائی۔ "

"ابھی تک سو رہی ہے نالائق۔

"ہاں جی سگھڑ لڑکیوں کے یہ اطوار تھوڑی ہوتے ہیں۔دن چڑھے بستر میں پڑے رہنا۔اللہ شکر مجھے ایسی کوئی بد عادت نہیں۔رات بستر میں جاتے ہوئے بھی صبح اُٹھنے کا خیال ذہن میں رہتا ہے۔تب ہی تو سویرے تڑکے ہی چڑیوں کی مانند۔۔۔"

"یہ کیا ہے؟"

میں اسی جوش و خروش سے اپنی "سحر خیزی" کی مد میں مزید آدھا گھنٹہ بول لیتی۔اگر اُس کی بہت پریشان سی آواز میری سماعت سے نہ ٹکراتی۔

وہ تحیر سے پلیٹ میں موجود عجیب والخلقت سی شے کو دیکھنے کے بعد اب مجھے دیکھ رہا تھا۔ اب کوئی بندہ آپ کی پکائی ہوئی چیز کو دیکھ کر بھی نہ سمجھ پائے کہ یہ کیا پکایا گیا ہے تو یہ یقیناً شرمندگی کی ہی بات ہے مگر ڈھٹائی زندہ باد۔

"یہ انڈہ ہے۔" میں نے چور لہجے میں بتایا تو اس کا موڈ آف ہونے لگا۔

"یہ مُرغیوں کا ذوق اس قدر خراب کب سے ہو گیا جو "اس" طرح کے انڈے دینے لگیں۔"

"شاید اُسے برڈ فلو ہو جس مُرغی کا یہ انڈہ ہے۔"

میں نے یاد آنے پہ حفظِ ماتقدم کے طور پر فوراً کہا تو وہ مجھے گھورنے لگا۔

"انڈہ بھی تلنا نہیں آتا تمھیں؟"

"بس انڈہ ہی پکانا نہیں آتا ورنہ تو سب فر فر آتا ہے۔"میں منمنائی۔

"ہاں مثلاً فلمی گوسپ'کپڑوں کی ڈیزائننگ'فیشن کے نت نئے طریقے۔"دوسری طرف طنز کا معیار اور بلند ہوا۔

"میرا تو دل "لو جی گئی بھینس پانی میں۔یعنی نیکی کر دریا میں ڈال اور۔۔۔اور پتا نہیں کیا۔" جل کر کباب ہی ہو گیا۔یعنی جس کے لیے چڑیوں کی طرح سحری کے وقت اُٹھی تھی اُسے اپنی ناک کے آگے کچھ دکھائی ہی نہیں دے رہا تھا۔

"اور یہ۔۔۔"

اُس نے توس اُٹھا کر دوبارہ پلیٹ میں پٹخا تو اس کی اچھی خاصی آواز آئی۔

"اسے کھانے کے بعد تو یقیناً نئی بتیسی لگوانا پڑے گی۔"وہ بھنا گیا۔

"دیکھو اسے خراب کرنے میں میرا کوئی قصور نہیں۔ٹوسٹر ہی خراب تھا۔"میں نے صفائی پیش کی۔

میری قسمت ہی خراب ہے۔"وہ غصّے سے کہہ کر ناشتہ کیے بغیر ہی چلا گیا۔

"ہائے۔"میں دل ہاتھوں میں تھام رہ گئی۔

اُس کے جاتے ہی فائقہ اور زرمینہ میرے سر ہو گئیں۔

"واہ۔۔۔واہ۔۔۔کیا ناشتہ کروایا ہے"ایک منگیتر نے اپنے منگیتر کو۔"

یہ طنز فائقہ کا تھا جبکہ مینا کہ طیور خطر ناک تھے "اور میری شان میں کیا قصیدے پڑھ رہی تھیں گدھی۔۔۔ارے میں نہ جگاؤں تو حشر تک پڑی سوتی رہو تم پوستی اور مقابلہ کرنے چلی ہے معصوم چڑیوں سے۔"

وہ ایک خونخوار نند تھی۔مجھے فوراً ہی ہاتھ جوڑنے پڑے۔

"خدا کسی کو رویحا گل جیسی منگیتر نہ دے۔"

فائقہ نے دل کے پھپھولے پھوڑے۔تو میں نے اسے گھور کر دیکھا۔

"بے چارہ میرو! کل اُسے اچھے سے ناشتہ کرانا پڑے گا۔"

وہ از میر بٹ کی ہمدردی میں گھل رہی تھی۔

"خبر دار جو تم نے میرے منگیتر کو میلی آنکھ سے دیکھنے کی کوشش بھی کی ہو تو۔۔۔"میں نے غیرت میں آ کر اُسے للکارا۔"اب میں جی جان سے اس کے دل گردے ،جگر و پھیپھڑوں میں گھسنے کی کوشش کروں گی۔"میں تہیہ کر لیا پھر اُونچی آواز میں مزید اضافہ کیا۔"اور جب "رویحا گل کوئی فیصلہ کر لیتی ہے تو اسے دادا جان کی تاریخی بندوق بھی نہیں بدل سکتی۔

"وہ بے چاری اپنی جگہ تو آج تک بدل نہیں سکی تمھارا فیصلہ کیا خاک بدلے گی۔

مانو نے اندر داخل ہوتے ہوئے فرمایامیں اسے گھور کر رہ گئی۔

اور جب میں کچن سنبھالا تو مجھے پتا چلا کہ میں نے کیا مصیبت مول لے لی ہے۔کوئی بھی میری مدد کرنے کو تیار نہ تھا۔

منگیتر کے دل میں فوج لے کر تھوڑیا تر جانا ہے۔"آخر کار میری ماں جائی ہی کو مجھ پر " ترس آیا۔

تم وہ کتابیں کیوں نہیں دیکھتیں جو ازمیر بھائی نے تمھیں گفٹ کی ہیں۔ان میں اچھی خاصی "ترکیبیں ہوں گی کھانوں کی۔

میرا ذہن ایک دم ہلکا پُھلکا ہو گیا۔

یعنی میں ایسے ہی ان ٹکے ٹکے کے لوگوں کی منتیں کر رہی ہوں۔" میں نے حقارت سے " ان سب کی طرف اشارہ کیا تھا۔

ہاہ۔۔۔"میری اس قدر جسارت پر ان کے منہ کھلے رہ گئے۔ "

اب تم دیکھنا ازمیر بٹ کیسے میری مٹھی میں آتا ہے اور اس "نندصاحبہ"کی کیسے میں یہاں " "سے چھٹی کرواتی ہوں۔

میرے ارادے کچھ زیادہ ہی بلند تھے زرمینہ منہ پر ہاتھ پھیر کر رہ گئی۔

میں ان سب کی لعن طعن کی پرواہ کیے بغیر اپنے کمرے میں آ گئی۔کل اتوار کی چھٹی تھی۔میں نے سوچ لیا کہ کل سب گھر والوں کو اپنے ہاتھوں سے شاندار کھانا کھلاؤں گی۔(یعنی پکا کے

بہت غورو فکر بلکہ تفکر کے بعد میں نے کھانے میں کڑاہی گوشت ُپلاؤ اور میٹھے میں رس ملائی

(کا سوچا۔سب سے آسان مجھے یہی چیزیں لگیں۔(رس ملائی تو یوں بھی ڈبہ پیک مل جاتی ہے

"لو جی سمجھ لو کل کا کھانا تیار۔"

میں نے یوں ہاتھ جھاڑے جیسے پکا کر فارغ ہو گئی ہوں۔اگلے دن گھر کی خواتین کو تو جیسے

میری کوکنگ کا سن کر سکتا ہی ہو گیا۔

مگر بھلا مجھے کسی کی کیا پرواہ۔ہاں ُدادی جان خوش تھیں۔

"چلو اسی بہانے نگوڑی کچن میں تو گھُسّے گی۔"

یہ "تخاطب مجھے بُرا تو لگا لیکن میں بھی ایک اچھا سا کھانا تیار کر کے سب کو منہ توڑ جواب دینے

والی تھی۔

چلو بھئی باہر نکلو۔"میں نے چٹکی بجا کر ایمن اور فائقہ کو کچن سے باہر نکلنے کا اشارہ کیا۔"

"کیوں بھئی مارشل لاء لگ گیا ہے کیا؟"

برتن دھونے سے فارغ ہو کر اپنے دوپٹے سے ہاتھ خشک کرتی زرمینہ نے طنز کیا۔"آج میرا

گولڈن ڈے ہے۔میں بہت اچھی کوکنگ کرنے والی ہوں اور اس سے پہلے تم لوگوں کی شکلیں

دیکھ کر بد شگونی نہیں کرنا چاہتی۔"

میں نے بے مروتی کی حد کر دی۔

"یہ منہ اور ملکہ مسور۔ "

فائقہ کو محاوروں کی ٹانگ توڑنے میں "ملکہ "حاصل تھا۔

" بالکل میرے ساتھ تو کسی ملکہ ہی کا مقابلہ ہو سکتا ہے۔"میں اترائی۔

" ابھی جب پیاز کاٹنی پڑے 'لہسن چھیلنا پڑے 'مسالا بھونا پڑے تو میں ٹی وی لاونج ہی میں بیٹھی ہوں۔۔۔خبر دار جو مجھے آواز دینے کی کوشش کی تو۔۔۔"

زرمینہ نے آخر میں چبا چبا کر کہا تو میری بتیسی جو اتنی مدد کے خیال سے نکل رہی تھی غڑاپ سے اندر چلی گئی۔

باقی دو بھی اس کے پیچھے مجھے گھورتی ہوئی چلی گئیں۔تو میں آہ بھر کے "خاتون کا دستر خوان "کھولنے لگی۔

کھانا پکانا اس قدر مشکل کام ہے یہ صحیح معنوں میں مجھے اس روز پتہ چلا۔مگر از میر بٹ کا خیال ہر مشکل کو آسان کیے دے رہا تھا۔اور کچھ بقول شاعر!

مشکلیں اتنی پڑیں مجھ پہ کہ آساں ہو گئیں

پلاؤ کو دم پر رکھتے میرا اپنا دم نکلنے والا ہو گیا۔

" حوصلہ۔۔۔حوصلہ رویحا گل۔۔۔۔منگیتر کے دل کا راستہ اُس کے پیٹ کے راستہ معدے سے ہو کر آتا ہے۔"

اور پھر کھانا تیار ہو گیا۔

جی۔۔۔جناب۔۔۔پلاؤ دم پہ پڑا ہے کڑاہی گوشت تیار ہے اور رس ملائی ٹھڈی ہونے کے لیے فریج میں جا چکی ہے۔

فائقہ نے رشین سالاد اور زرمینہ نے رائتہ بنا لیا تھا۔میں نہانے کے لیے گھس گئی۔سب سے اچھا جوڑا پہن کر جب میں آئی تو مجھے دھیان آیا۔

"پلاؤ کا دم اُتار دیا؟"

میں نے زرمینہ سے پوچھا تو وہ بے رُخی سے بولی۔

"مجھے کیا ضرورت پڑی تھی۔خود ہی ہمیں کچن بدر کیا تھا تم نے۔

ذلیل۔۔۔"

میں دانت کچکچاتی کچن کی طرف بھاگی وہاں چڑیا اور ایمن پہلے سے ہی موجود پلاؤ کے درشن کر رہی تھیں۔

دم آ گیا؟"میں پُر جوش تھی۔آخر وہ میری زندگی کی پہلی خانہ داری تھی۔"

"افسوس دم آیا نہیں دم نکل چُکا ہے۔۔

چڑیا نے گہری سانس بھری تو میرا دل دھک سے رہ گیا۔

"میرے سارے دن کی محنت۔۔۔"

"چلو اب کھانہ لگا دیں سب لوگ کھانے کی رونمائی کے لیے بے تاب ہو رہے ہیں۔

ایمن تیزی سے اندر آئی تو وہاں کی "صد ماتی فضا" دیکھ کر ٹھٹک گئی۔

" کون فوت ہو گیا ؟ "

پلاؤ۔۔۔"فائقہ گہری سانس بھرتے ہوئے برتن نکالنے لگی۔ "

"یہ تم ہی نکالو۔ "

چڑیا پلاؤ کا دیگچہ چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئی۔

" ڈونگے میں نکالوں یا ڈش میں ؟ "

ایمن نے معصومیت سے پوچھا تو جی چاہا ایک چمچہ اسے جڑ دوں مگر فی الحال تو مجھے مسئلے سے نمٹنا تھا۔

پلاؤ کو ڈش میں منتقل کرنا بے حد مشکل امر ثابت ہوا۔

اول تو چاول دیگچے کو چھوڑنے پر راضی نہ ہوتے اور اگر دیگچے سے نکل ہی آتے تو چمچ سے چپک جاتے۔

الغرض چاول جس ہیئت کے ساتھ دیگچے سے نکل رہے تھے اسی طرح ڈش میں رکھے جا رہے تھے اوپر سے چاولوں میں سے جھانکتی ہڈیاں اور بوٹیاں۔

"یا اللہ کسی ہارر مووی کا سین لگ رہا ہے۔ "

یہ زرمینہ تھی جھرجھری لے کر بولی۔میں جو چاولوں کی منتقلی سے پریشان تھی کھسیا کے رہ گئی۔

مجھے غصہ آیا تو سب کچھ وہیں چھوڑ کے میں اپنے کمرے میں "جسے اعتراض ہے وہ نہ کھائے۔

آ گئی۔

ازمیر بٹ مجھے خود سے دور جاتا ہوا محسوس ہوا

---

©

---

©۔

"نکمیاں، کمینیاں۔"

میں نے جی بھر کر انھیں گالیں دیں وہ میری مدد کر سکتی تھیں مگر اُنھوں نے جان بوجھ

کرے مجھے ازمیر بٹ کی نظروں سے گرانے کی کوشش کی تھی۔

"اور قورمہ۔۔۔؟ نہیں کڑاہی گوشت۔۔۔"

میں کراہی کتنی محنت سے اور بھون بھون کے پکایا تھا۔جس کی بوٹی چکھ کے فائقہ کتنی ہی دیر

چباتی رہی۔

"یہ چیونگم ہے یا ربڑ۔"

بقول اس کے چبا چبا کے جبڑے دکھ گئے ہیں 'مگر بوٹی گھل نہیں رہی۔

ایک آدھ مرتبہ کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا گیا۔مگر میں سوتی بنی رہی۔

مگر بِلّی کی ماں کب تک خیر مناتی رہے گی یا شاید بکری کی۔فائقہ کی طرح میرے محاورے بھی پھیریاں کھا رہے تھے۔شام کو دروازہ کھلنے کی دیر تھی کہ ازمیر بٹ کے حضور میری پیشی ہوگئی۔

"ہو سکتا ہے وہ تمھیں انعام دینا چاہتا ہو 'آخر "اتنا" اچھا کھانا پکا کے کھلایا ہے تم نے۔۔۔"

"یہ زرمینہ تھی۔۔۔میری نند گلی کا گند۔۔۔"

میں نہیں جا رہی۔۔۔"بھلا شیر کی کچھار میں جاتی میں۔"

تو وہ خود یہاں آجائے گا وہ تمھیں انعام دینے کو بے تاب ہو رہا ہے۔فائقہ نے مجھے دھمکایا تو مجھے اُٹھنا ہی پڑا۔

وہ زیادہ غصّے میں تو نہیں ہے۔"مجھے خیال آیا تو سیاہ غصےّ سے بھری آنکھیں ذہن کے پردہ "پر لہرا گئیں۔

نہیں۔۔۔لیکن یہ خیال رکھنا کہ وہ دادا جان کی تاریخی بندوق کے آس پاس ہی ٹہل رہا ہے"۔بھوکے شیر کی طرح ایمن ہنسی تھی۔

میں انہیں گھورتی لعنت ملامت کرتی اس کے کمرے کی طرف چل پڑی۔

تب مجھے خیال آیا کہ منگیتر نہیں بلکہ شوہر کے دل کا راستہ معدے سے ہو کے جاتا ہے اور وہ بھی ہر شوہر کے نہیں۔

جل تو جلال تو کا ورد کرتی میں آنکھیں بند کرکے اس کے کمرے میں گھسی تھی۔

" یہ کون سے جن حاضر کرنے لگی ہو ؟ "

خلافِ معمول معتدل لہجہ غصّے کی کوئی رمق موجود نہ تھی۔پٹ سے میری آنکھیں کھل گئیں۔

"وہ۔۔۔تم نے بلایا تھا مجھے۔۔۔"

اب یقیناً ڈانٹ پڑنی تھی۔بے عزتی قسمت میں لکھی تھی تو انتظار چہ معنی دارد۔۔۔؟

ہاں شاباش دینی تھی تمھیں۔"وہ مسکرایا

(شاباش۔۔۔کیا طنزیہ انداز ہے)

شاباش والی کون سی بات ہے بھلا اس میں۔"میں نے تھوک نگل کر حلق خشک کیا۔

" پھر بھی انعام تو تمھیں ملنا ہی چاہیے۔کہو کیا چاہیے؟ "

وہ مسکرایا تھا۔

"یا اللہ!" میں دل ہی دل میں کراہی۔

"اتنا خوبصورت نہ مسکراؤ اللہ کے بندے ُمجھے خوامخواہ محبت ہوئے جا رہی ہے"

"بتاؤ نا۔۔۔اتنا اچھا کھانا۔۔۔بلکہ بازاری کھانوں جیسا ہی ذائقہ تھا۔"

وہ آگے بڑھا اور میں پیچھے۔

کم از کم اس کے ہاتھوں میں ہر گز مرنا نہیں چاہتی تھی۔

میری آنکھوں کے آگے پلاسٹر آف پیرس جیسی پلائی گھوم رہی تھی۔

"یہ تو تمھارا اخلاق ہے جو تم ایسا سوچتے ہو۔میں نے تو تمھاری گفٹ کی ہوئی کتاب میں سے دیکھ کے کھانا بنایا تھا۔مجھے کیا پتا تھا "ایسا" کھانا بن جائے گا۔"

مجھے رونا آنے لگا "ان سب میں سے بھی کسی نے میری مدد نہیں کی۔سب کی سب نکمی اور نالائق ہیں۔میں نے اکیلے ہو پیاز کاٹی یہ دیکھو میرے ہاتھوں کا حال ُدو دفعہ چھری لگی ہے۔آنکھوں میں سے پانی نکلا وہ الگ۔"

وہ پھر سے مسکرایا میں "میں ان سب کو تمہاری شاگردی میں دینے کا سوچ رہا ہوں۔"

دروازے کے قریب ترین بس بھاگنے والے انداز میں ہی کھڑی تھی۔جس طرح وہ بھگو بھگو کے مار رہا تھا اس سے کچھ بعید نہیں تھا کہ وہ دادا جان کی تاریخی بندوق کی کارکردگی آج مجھ ہو پہ چیک کر لیتا۔

میں اپنے مخصوص اضطراری انداز میں اُنگلیاں چٹخا رہی تھی۔اُس نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام لیا۔

اب تو مجھے باقاعدہ لرزہ طاری ہو گیا۔

اس کے دل تک تو نہیں شاید میں اپنی قبر تک کا راستہ بنا بیٹھی تھی۔

"اتنی خوبصورت اُنگلیوں کا ستیاناس مت کرو۔"

"ابھی تو ان ہاتھوں سے تمھیں ایسے اور بہت سے لذیذ کھانے بنانے ہیں۔

اتنا میٹھا لہجہ؟میں آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ گئی۔

دروازے سے کان لگائے کھڑی زرمینہ کی کمر دوہری ہو گئی۔

( کیونکہ اس کے اوپر اوندھی ہو کر کان لگائے فائقہ اور اس کے اوپر چڑیا کھڑی تھی)

"پرے مرو۔۔ایک تو ویسے ہی اندر خاموش فلم چل رہی ہے۔اور اس پہ یہ مہنگائی کی طرح میری کمر توڑ رہی ہیں"

زرمینہ ایک دم سے سیدھی ہوئی تو وہ تینوں ریڑھی سے گرنے والے سیب کی طرح اِدھر اُدھر لڑھک کر گرِیں۔

"یہ چال کا بانک پن۔۔۔"

"جسم پہ طاری کپکپی۔۔"

وہ میرے تجزیے میں مصروف تھیں۔

"کمبخنو'لانتیو'کمینیو۔۔۔"میں پھٹ پڑی تو وہ ہکا بکا مجھے دیکھنے لگیں۔

"از میر بٹ کے لیے بریانی'قورمہ اور فرنی کس نے منگوائی تھی؟"

کس قدر خبیث بلکہ احسان فراموش ہے تو روی'ہم سب کی دو دو ماہ کی پاکٹ منی خرچ ہوئی

"ہے تب کہیں جا کر تیرے"کرتوت"پہ پردہ پڑا ہے۔

فائقہ تڑپ اُٹھی۔وہ مہا کنجوس گردانی جاتی تھی پیسوں کے معامے میں۔۔۔

"ہائے۔۔۔نہ کیا ہوتا مجھ پہ یہ ظالمانہ احسان۔۔۔"

میں باقاعدہ رونے کو تھی۔"یہ چہرے کی سُرخی غصّے سے دماغ کھولنے کی وجہ سے ہے اس لیے

تو کچھ دکھائی نہیں دے رہا۔پاؤں کہیں کا کہیں پڑ رہا ہے۔"میں نے دانت پیسے۔

"مگر اُسے تو کھانا بہت پسند آیا تھا"ایمن متحیر تھی۔"تم سب کی بے وقوفی کی وجہ سے۔"میں

دھاڑی'پھر بین کرنے والے انداز میں بولی۔

"کیا تھا اگر وہ میرے ہاتھ سے بنی پلاسٹر آف پیرس جیسی رس ملائی'اوبلاؤ جیسا پلاؤ اور جلی

ہوئی کڑاہی کھا لیتا۔تمہارا کیا جاتا کمبختو۔۔!"

"یہ ہوتے ہیں نا شکرے۔ منگیتر کے دل کا راستہ سیدھا ہو گیا ہے اس کی کوئی خوشی نہیں لے کے بین ڈال رہی ہے۔" زرمینہ کو غصہ آیا۔

"اپنے لیے تھوڑی۔۔۔ تم لوگوں کے لیے رو رہی ہوں۔" میں نے فائقہ کے دوپٹے سے ناک رگڑی تو اُس نے مجھے ایک جھانپڑ رسید کردیا۔

"ہمارے لیے کیوں؟" وہ حیران ہوئیں۔

"کیونکہ بے وقوفو! ازمیر بٹ کو کھانا اس قدر پسند آیا ہے کہ اُس نے اپنے دوست کی فیملی کو کھانے پہ انوائٹ کر لیا ہے اور اُمید واثق ہے کہ اب تم لوگوں کو جو کھانا منگوانا پڑے گا اس پہ تم سب کی چار چار ماہ کی پاکٹ منی ضرور خرچ ہوگی۔"

میں نے دھماکہ کیا تو سب سے پہلے بے ہوش ہو کر گرنے والوں میں فائقہ تھی جبکہ باقی اپنا اپنا جگر تھامے بیٹھی تھیں۔

تب مجھے شدت سے احساس ہوا کے معدے کے رستے دل میں اُترنا کچھ خاص منافع بخش نہیں۔ بلکہ کبھی کبھار تو اس میں اچھا خاصہ خرچہ اُٹھ جاتا ہے۔

ختم شُد

"تیرا ستیا ناس ہو مینا!تُو اچھے بر کو ترسے۔"فائقہ بڑی بوڑھیوں کی طرح بولی۔

"چل نی۔۔۔بڑی آئی۔۔۔"وہ متاثر نہیں ہوئی تھی۔

"پتہ نہیں میری بہن اندر زندہ بھی ہے یا وہ ظالم شخص اسے کیفر کردار تک پہنچا چکا ہے۔"چڑیا پر رقت طاری ہونے لگی۔

"ہاں' از میر بٹ سے کچھ بعید نہیں۔دادا جان کی کرسی سنبھالی ہے اُس نے۔"

فائقہ نے جھر جھری لیتے ہوئے بڑی ہمدردی دکھائی تھی۔

"کیا ہوا بچ گئی رویحا گل؟"ایمن پھولی ہوئی سانسوں کے ساتھ بھاگی آئی۔

"لگ تو نہیں رہا۔۔۔"

زرمینہ نے اندر چھائی خاموشی سے اندازہ لگایا۔

اسی وقت دروازہ کھُلا اور میں اندر سے باہر نکلی۔

چہرے پر چھائی سُرخی 'پاؤں کہیں کو اُٹھاؤں اور کہیں اور پڑے۔

"اوہو۔۔۔"زرمینہ معنی خیزی سے مسکرائی۔

"لگتا ہے بڑی رومینٹک گفتگو ہوئی ہے۔"

وہ مجھے گھسیٹتے ہوئے لاؤنج میں لے آئیں۔

"یہ چہرے کی سُرخی۔۔۔"